بسم اللہ الرحمن الرحیم

مَنْ يُّطِعِ الرَّسُوْلَ فَقَدْ اَطَاعَ اللّٰهَ (الآیہ)
جس نے رسول کا حکم مانا تو یقیناً اُس نے اللہ کا حکم مانا،
(ترجمہ کنز الایمان)

مِشکوٰۃ شریف

(عربی، اردو)

جلد دوم

تصنیف

امام ولی الدین محمد بن عبد اللہ الخطیب رحمہ اللہ تعالیٰ (متوفی ۷۴۲ھ)

ترجمہ

فاضل شہیر مولانا عبد الحکیم خاں اختر شاہجہانپوری
(مترجم بخاری شریف، ابو داؤد شریف، ابن ماجہ شریف)

فرید بک سٹال ۔ ۳۸ ۔ اردو بازار، لاہور ۲

٣٧٩٧ وَعَنْ عَلِيٍّ قَالَ خَرَجَ عُبْدَانٌ إِلَى رَسُوْلِ
١٦
اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَعْنِي يَوْمَ الْحُدَيْبِيَةِ
قَبْلَ الصُّلْحِ فَكَتَبَ إِلَيْهِ مَوَالِيْهِمْ قَالُوْا يَا مُحَمَّدُ
وَاللهِ مَا خَرَجُوْا إِلَيْكَ رَغْبَةً فِي دِيْنِكَ وَإِنَّمَا خَرَجُوْا
هَرَبًا مِّنَ الرِّقِّ فَقَالَ نَاسٌ صَدَقُوْا يَا رَسُوْلَ اللهِ
رُدَّهُمْ إِلَيْهِمْ فَغَضِبَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
وَسَلَّمَ وَقَالَ مَا أَرَاكُمْ تَنْتَهُوْنَ يَا مَعْشَرَ قُرَيْشٍ
حَتّٰى يَبْعَثَ اللهُ عَلَيْكُمْ مَنْ يَضْرِبُ رِقَابَكُمْ عَلٰى
هٰذَا وَأَبٰى أَنْ يَرُدَّهُمْ وَقَالَ هُمْ عُتَقَاءُ
اللهِ۔

(رَوَاهُ أَبُوْ دَاوٗدَ)

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ حدیبیہ کے روز صلح سے پہلے کچھ غلام رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی طرف نکلے۔ اُن کے مالکوں نے لکھتے ہوئے کہا کہ اے محمد! خدا کی قسم، یہ آپ کی طرف آپ کے دین کو پسند کرتے ہوئے نہیں نکلے بلکہ یہ غلامی سے نکلنے کے لیے بھاگے ہیں۔ بعض لوگ عرض گزار ہوئے کہ یا رسول اللہ! اُنھوں نے ٹھیک کہا ہے لہٰذا انھیں لوٹا دیجیے۔ رسول اللہ صلی تعالیٰ علیہ وسلم ناراض ہوئے اور فرمایا: اے قریش کے گروہ! میں دیکھتا ہوں کہ تم باز نہیں آؤ گے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تمہارے لیے ایسا شخص بھیجے جو ایسے امور پر تمہاری گردنیں اُڑائے۔ چنانچہ آپ نے اُنھیں واپس بھیجنے سے انکار کیا اور فرمایا کہ یہ اللہ کے لیے آزاد ہیں۔

(ابوداؤد)

تیسری فصل

٣٧٩٨ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ بَعَثَ النَّبِيُّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ
١٧
وَسَلَّمَ خَالِدَ بْنَ الْوَلِيْدِ إِلٰى بَنِي جَذِيْمَةَ فَدَعَاهُمْ
إِلَى الْإِسْلَامِ فَلَمْ يُحْسِنُوْا أَنْ يَّقُوْلُوْا أَسْلَمْنَا فَجَعَلُوْا
يَقُوْلُوْنَ صَبَأْنَا صَبَأْنَا فَجَعَلَ خَالِدٌ يَقْتُلُ وَيَأْسِرُ
وَدَفَعَ إِلٰى كُلِّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيْرَهٗ حَتّٰى إِذَا كَانَ يَوْمٌ
أَمَرَ خَالِدٌ أَنْ يَّقْتُلَ كُلُّ رَجُلٍ مِّنَّا أَسِيْرَهٗ فَقُلْتُ
وَاللهِ لَا أَقْتُلُ أَسِيْرِيْ وَلَا يَقْتُلُ رَجُلٌ مِّنْ أَصْحَابِيْ
أَسِيْرَهٗ حَتّٰى قَدِمْنَا عَلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ
فَذَكَرْنَاهُ فَرَفَعَ يَدَيْهِ فَقَالَ اللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَبْرَأُ إِلَيْكَ
مِمَّا صَنَعَ خَالِدٌ مَرَّتَيْنِ۔

(رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ)

حضرت ابن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے حضرت خالد بن ولید کو بنی جذیمہ کی طرف بھیجا۔ اُنھوں نے اُنھیں اسلام کی دعوت دی تو وہ اچھی طرح نہ کہہ سکے کہ ہم مسلمان ہو گئے۔ بلکہ صبانا صبانا کہنے لگے۔ پس حضرت خالد اُنھیں قتل اور قید کرتے رہے یہاں تک کہ ہم میں سے ہر ایک کے پاس ایک قیدی ہو گیا۔ آخر کار وہ دن بھی آیا جب حضرت خالد نے حکم دیا کہ ہر شخص اپنے قیدی کو قتل کر دے۔ میں نے کہا: خدا کی قسم! میں اپنے قیدی کو قتل نہیں کروں گا اور نہ میرا کوئی ساتھی اپنے قیدی کو قتل کرے گا۔ یہاں تک کہ ہم نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئے اور آپ سے اس کا ذکر کیا۔ آپ نے دستِ مبارک اُٹھا کر دو مرتبہ کہا: اے اللہ! خالد نے جو کیا میں اُس سے تیری بارگاہ میں لاتعلق ہوں۔ (بخاری)

بَابُ الْاَمَانِ

امن دینے کا بیان

پہلی فصل

إِلَى رَسُوْلِ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ عَامَ الْفَتْحِ فَوَجَدْتُهُ يَغْتَسِلُ وَفَاطِمَةُ ابْنَتُهُ تَسْتُرُهُ بِثَوْبٍ فَسَلَّمْتُ فَقَالَ مَنْ هٰذِهٖ فَقُلْتُ أَنَا أُمُّ هَانِئٍ بِنْتُ أَبِيْ طَالِبٍ فَقَالَ مَرْحَبًا بِأُمِّ هَانِئٍ فَلَمَّا فَرَغَ مِنْ غُسْلِهٖ قَامَ فَصَلّٰى ثَمَانِيَ رَكَعَاتٍ مُلْتَحِفًا فِيْ ثَوْبٍ ثُمَّ انْصَرَفَ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ زَعَمَ ابْنُ أُمِّيْ عَلِيٌّ أَنَّهٗ قَاتِلٌ رَجُلًا أَجَرْتُهٗ فُلَانُ بْنُ هُبَيْرَةَ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَجَرْنَا مَنْ أَجَرْتِ يَا أُمَّ هَانِئٍ قَالَتْ أُمُّ هَانِئٍ وَذٰلِكَ ضُحًى (مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ) وَفِيْ رِوَايَةٍ لِلتِّرْمِذِيِّ قَالَتْ أَجَرْتُ رَجُلَيْنِ مِنْ أَحْمَائِيْ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَدْ أَمَّنَّا مَنْ أَمَّنْتِ۔

کے سال میں رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہوئی تو آپ کو غسل فرماتے ہوئے پایا اور آپ کی صاحبزادی حضرت فاطمہ نے کپڑے سے پردہ کیا ہوا تھا۔ فرمایا کہ یہ کون ہے؟ میں عرض گزار ہوئی کہ اُمّ ہانی بنت ابوطالب۔ فرمایا کہ اُمّ ہانی خوش آمدید۔ جب آپ غسل سے فارغ ہوئے آپ نے کھڑے ہو کر ایک کپڑے میں لپٹے ہوئے آٹھ رکعت نماز ادا فرمائی تو میں عرض گزار ہوئی کہ یا رسول اللہ! میرے ماں جائے بھائی حضرت علی ایسے شخص فلاں بن ہبیرہ کو قتل کرنا چاہتے ہیں جس کو میں نے پناہ دی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اے اُمّ ہانی! ہم نے اس کو پناہ دی جس کو تم نے پناہ دی ہے اُمّ ہانی فرماتی ہیں اور وہ چاشت کا وقت تھا (متفق علیہ) ترمذی کی ایک روایت میں ہے کہ عرض گزار ہوئیں۔ میں نے اپنی سسرال کے دو شخصوں کو امان دی ہے۔ رسول اللہ صلے اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا۔ بیشک ہم نے اس کو امان دی جس کو تم نے امان دی ہے۔

دوسری فصل

۳۸۰۰ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ إِنَّ الْمَرْأَةَ لَتَأْخُذُ لِلْقَوْمِ يَعْنِيْ تُجِيْرُ عَلَى الْمُسْلِمِيْنَ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ)

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے فرمایا: عورت کسی قوم کو امان دے سکتی ہے یعنی مسلمانوں کی طرف سے امان دے سکتی ہے۔ (ترمذی)

۳۸۰۱ وَعَنْ عَمْرِو بْنِ الْحَمِقِ قَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ أَمَّنَ رَجُلًا عَلٰى نَفْسِهٖ فَقَتَلَهٗ أُعْطِيَ لِوَاءَ الْغَدْرِ يَوْمَ الْقِيٰمَةِ۔ (رَوَاهُ فِيْ شَرْحِ السُّنَّةِ)

حضرت عمرو بن حمق رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا: جو کسی شخص کو اُس کی جان کی امان دے اور اُسے قتل کر دے تو قیامت کے روز اُسے بدعہدی کا جھنڈا دیا جائے گا۔ (شرح السنہ)

۳۸۰۲ وَعَنْ سُلَيْمِ بْنِ عَامِرٍ قَالَ كَانَ بَيْنَ مُعَاوِيَةَ وَبَيْنَ الرُّوْمِ عَهْدٌ وَكَانَ يَسِيْرُ نَحْوَ بِلَادِهِمْ حَتّٰى إِذَا انْقَضَى الْعَهْدُ أَغَارَ عَلَيْهِمْ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلٰى فَرَسٍ أَوْ بِرْذَوْنٍ وَهُوَ يَقُوْلُ اللهُ أَكْبَرُ اللهُ أَكْبَرُ وَفَاءٌ لَا غَدْرٌ فَنَظَرُوْا فَإِذَا هُوَ عَمْرُو بْنُ عَبَسَةَ فَسَأَلَهٗ مُعَاوِيَةُ عَنْ ذٰلِكَ فَقَالَ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ صَلَّى اللهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ يَقُوْلُ مَنْ كَانَ بَيْنَهٗ وَبَيْنَ قَوْمٍ عَهْدٌ فَلَا يَحُلَّنَّ عَهْدًا

سلیم بن عامر کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ اور رومیوں کے درمیان معاہدہ تھا۔ جب معاہدہ ختم ہونے پہ آیا تو یہ اُن کے شہروں کے نزدیک پہنچ گئے تاکہ اچانک اُن پر حملہ کر دیں۔ پس ایک آدمی ترکی یا عربی گھوڑے پر یہ کہتا ہوا آیا: اللّٰہُ اَکْبَرُ اللّٰہُ اَکْبَرُ عہد پورا کیا جائے عہد شکنی نہ کی جائے۔ دیکھا تو وہ حضرت عمرو بن عبسہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ تھے حضرت معاویہ نے اُن سے پوچھا تو انھوں نے کہا کہ میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو فرماتے ہوئے سنا کہ جس کا کسی قوم سے معاہدہ ہو تو عہد کو نہ توڑے اور نہ اُسے باندھے یہاں تک کہ اُس کی مدت گزر جائے یا برابری کی صلح

وَلَا يَشُدَّنَّهُ حَتّٰى يَمْضِيَ اَمَدُهَا اَوْ يَنْبِذَ اِلَيْهِمْ عَلٰى سَوَاءٍ قَالَ فَرَجَعَ مُعَاوِيَةُ بِالنَّاسِ۔

(رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

پر انھیں خبردار کر دے۔ راوی کا بیان ہے کہ حضرت معاویہ لوگوں کو لے کر لوٹ آئے۔

(ترمذی، ابوداؤد)

٣٨٠٣ [٥] وَعَنْ اَبِيْ رَافِعٍ قَالَ بَعَثَنِيْ قُرَيْشٌ اِلٰى رَسُوْلِ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَلَمَّا رَاَيْتُ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ اُلْقِيَ فِيْ قَلْبِي الْاِسْلَامُ فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ اِنِّيْ وَاللّٰهِ لَا اَرْجِعُ اِلَيْهِمْ اَبَدًا قَالَ اِنِّيْ لَا اَخِيْسُ بِالْعَهْدِ وَلَا اَحْبِسُ الْبُرُدَ وَلٰكِنِ ارْجِعْ فَاِنْ كَانَ فِيْ نَفْسِكَ الَّذِيْ فِيْ نَفْسِكَ الْاٰنَ فَارْجِعْ قَالَ فَذَهَبْتُ ثُمَّ اَتَيْتُ النَّبِيَّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ فَاَسْلَمْتُ۔

(رَوَاهُ اَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت ابو رافع رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا بیان ہے کہ قریش نے مجھے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کے پاس بھیجا۔ جب میں نے رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کو دیکھا تو میرے دل میں اسلام ڈال دیا گیا۔ میں عرض گزار ہوا۔ یا رسول اللہ! خدا کی قسم میں ان کی طرف کبھی نہیں جاؤں گا۔ فرمایا کہ میں عہد نہیں توڑا کرتا اور نہ قاصدوں کو روکتا ہوں۔ تم اب لوٹ جاؤ اب جو تم اپنے دل کی بات بتاتے ہو اگر واقعی یہی تمہارے دل میں ہے تو آ جانا۔ راوی کا بیان ہے کہ میں چلا گیا اور پھر نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر ہو کر مسلمان ہو گیا۔

(ابوداؤد)

٣٨٠٤ [٦] وَعَنْ نُعَيْمِ بْنِ مَسْعُوْدٍ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ لِرَجُلَيْنِ جَاءَا مِنْ عِنْدِ مُسَيْلِمَةَ اَمَا وَاللّٰهِ لَوْلَا اَنَّ الرُّسُلَ لَا تُقْتَلُ لَضَرَبْتُ اَعْنَاقَكُمَا۔

(رَوَاهُ اَحْمَدُ وَاَبُوْدَاؤُدَ)

حضرت نعیم بن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے دو آدمیوں سے فرمایا جو مسیلمہ کے پاس سے آئے تھے کہ خدا کی قسم، اگر یہ بات نہ ہوتی کہ قاصدوں کو قتل نہیں کیا جاتا تو میں تم دونوں کی گردنیں اڑا دیتا۔

(احمد، ابوداؤد)

٣٨٠٥ [٧] وَعَنْ عَمْرِو بْنِ شُعَيْبٍ عَنْ اَبِيْهِ عَنْ جَدِّهٖ اَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ قَالَ فِيْ خُطْبَتِهٖ اَوْفُوْا بِحِلْفِ الْجَاهِلِيَّةِ فَاِنَّهٗ لَا يَزِيْدُهٗ يَعْنِي الْاِسْلَامَ اِلَّا شِدَّةً وَلَا تُحْدِثُوْا حِلْفًا فِي الْاِسْلَامِ۔ (رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ مِنْ طَرِيْقِ حُسَيْنِ بْنِ ذَكْوَانَ عَنْ عَمْرٍو وَقَالَ حَسَنٌ وَذُكِرَ حَدِيْثُ عَلِيٍّ اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ فِيْ كِتَابِ الْقِصَاصِ۔

عمرو بن شعیب، ان کے والد ماجد ان کے جد امجد سے روایت ہے کہ رسول اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم نے اپنے خطبے میں فرمایا بد جاہلیت کے معاہدے پورے کرو کیونکہ اسلام ان میں پختگی کا اضافہ ہی کرتا ہے اور اسلام میں نیا معاہدہ نہ کرو۔ اسے ترمذی نے حسین بن ذکوان کے طریقے سے عمرو سے روایت کیا اور اسے حسن کہا اور اَلْمُسْلِمُوْنَ تَتَكَافَأُ دِمَاؤُهُمْ والی حدیث علی کتاب القصاص میں مذکور ہو گئی۔

تیسری فصل

٣٨٠٦ [٨] عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ جَاءَ ابْنُ النَّوَّاحَةِ وَابْنُ اُثَالٍ رَسُوْلَا مُسَيْلِمَةَ اِلَى النَّبِيِّ صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ

حضرت ابن مسعود رضی اللہ تعالیٰ عنہ نے فرمایا کہ ابن النواحہ اور ابن اثال دونوں مسیلمہ کی طرف سے نبی کریم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وسلم کی بارگاہ میں حاضر